آیاتہا ۳۷ سورۃ الجاثیۃ مکیۃ ۴۵ رکوعاتہا ۴

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ سورۃ حم جاثیہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔
امام ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ سورۃ الشریعۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے"۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَ فِيْ خَلْقِكُمْ وَ مَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ
لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ
يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ
اللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۷﴾ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى
عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۸﴾ وَ اِذَا
عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹﴾ مِنْ
وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّ لَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰﴾ هٰذَا هُدًى ۚ وَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾

"حا۔ میم۔ اتاری گئی ہے یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو زبردست (اور) اور حکمت والا ہے۔ بے شک آسمانوں اور زمین میں (اس کی یکتائی اور قدرت کی) نشانیاں ہیں اہل ایمان کے لیے۔ اور (خود) تمہاری پیدائش میں اور ان حیوانات میں جن کو وہ پھیلا رہا ہے نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں۔ نیز گردش لیل ونہار میں اور جو اتارا ہے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے رزق (کا سبب مینہ) پھر زندہ کردیا اس کے ذریعہ زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد اور ہواؤں کے ادھر ادھر چلنے میں نشانیاں ہیں ان کے لیے جو عقل مند ہیں۔ یہ سب نشانیاں ہیں اللہ کی (قدرت کی) ہم بیان کرتے ہیں انہیں آپ پر حق کے ساتھ۔ پس وہ کون سی ایسی بات

marfat.com
Marfat.com

ہے جس پر وہ اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد ایمان لائیں گے۔ ہلاکت ہے ہر جھوٹے بدکار کے لئے۔ جو سنتا ہے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جو پڑھی جاتی ہیں اس کے سامنے پھر بھی وہ (کفر پر) اڑا رہتا ہے غرور کرتے ہوئے، گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ پس آپ اسے دردناک عذاب کا مژدہ سنادیں۔ اور جب وہ آگاہ ہوتا ہے ہماری آیتوں میں سے کسی پر تو ان کا مذاق اڑانے لگتا ہے۔ یہی وہ (بدقماش) ہیں جن کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔ ان کے آگے جہنم ہے۔ اور ان کے ذرا کام نہ آئے گا جو انہوں نے (عمر بھر) کمایا اور نہ وہ کسی کام آئیں گے جن کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مددگار بنایا تھا۔ اور ان کے لیے بڑا عذاب ہوگا۔ یہ قرآن سراپا ہدایت ہے اور جنہوں نے انکار کیا اپنے رب کی آیتوں کا ان کے لیے دردناک عذاب ہے سخت ترین عذاب میں سے"۔

ابن منذر نے حضرت ابن جریج سے روایت نقل کی ہے کہ رِّزۡقٍ سے مراد بارش ہے اور وَتَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ سے مراد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو ایسی ہواؤں کو رحمت بنا دیتا ہے اور جب چاہتا ہے تو انہیں عذاب بنا دیتا ہے اَفَّاكٍ سے مراد بہت جھوٹا ہے۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اَثِیۡمٍ سے مراد مغیرہ بن مخزوم ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَكُمُ الۡبَحۡرَ لِتَجۡرِیَ الۡفُلۡكُ فِیۡهِ بِاَمۡرِهٖ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲﴾ وَ سَخَّرَ لَكُمۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا مِّنۡهُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۱۳﴾

"اللہ وہ ہے جس نے مسخر کر دیا ہے تمہارے لیے سمندر کو تاکہ رواں رہیں اس میں کشتیاں اس کے حکم سے اور تاکہ تم (بحری تجارت سے) تلاش کرو اس کا فضل اور تاکہ تم اس کا شکریہ ادا کیا کرو۔ اور اس نے مسخر کر دیا تمہارے لیے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب اپنے حکم سے بے شک اس (نظام) میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کیا کرتے ہیں"۔

ابن منذر نے عکرمہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابن عباس چار آیات کی تفسیر نہیں کرتے تھے۔ وَسَخَّرَ لَكُمۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا مِّنۡهُ۔ الرقیم اور الغسلین یعنی جن آیات میں ان الفاظ کا ذکر ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر نہیں کی مگر قاری کی خوش بیانی کے لیے وَسَخَّرَ لَكُمۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا مِّنۡهُ۔

عبد الرزاق، فریابی، عبد بن حمید اور ابو الشیخ نے العظمہ میں عکرمہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ سے مراد سورج اور چاند کی روشنی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔

عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن منذر، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں حضرت طاؤس سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے پوچھا مخلوق کس چیز سے بنائی گئی۔ فرمایا پانی، نور، ظلمت، مٹی، اور ہوا سے۔ پوچھا یہ چیزیں کس سے بنائی گئیں ہیں؟ فرمایا میں تو نہیں جانتا۔ پھر وہ آدمی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس آدمی نے آپ سے پوچھا تو حضرت عبداللہ بن زبیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ جیسا جواب دیا۔ وہ آدمی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پوچھا مخلوق کس سے پیدا کی گئی ہے؟ فرمایا پانی، نور، ظلمت، ہوا اور مٹی سے۔ اس نے پوچھا یہ چیزیں کس سے بنائی گئیں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ کو پڑھا۔ اس آدمی نے کہا یہ جواب نبی کریم ﷺ کے گھر والوں میں سے ہی کوئی دے سکتا ہے۔

قُل لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿۱۵﴾

"(اے حبیب! ﷺ) فرمائیے اہل ایمان کو کہ درگزر کرتے رہیں ان لوگوں سے جو امید نہیں رکھتے اللہ کے دنوں کی تاکہ اللہ خود بدلہ دے ہر قوم کو جو وہ کیا کرتے تھے۔ جو نیک عمل کرتا ہے پس وہ اپنے بھلے کے لیے کرتا ہے اور جو برا کرتا ہے تو اس کا وبال اس پر ہوگا پھر اپنے رب کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا"۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ سے قُل لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا کی تفسیر کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ لگاتار معافی کا حکم دیتے رہتے، اس پر برانگیختہ کرتے اور اس میں رغبت دلاتے یہاں تک کہ آپ کو حکم دیا گیا کہ اسے چھوڑ دیں جو اللہ کے ایام کی امید نہیں رکھتا اور یہ ذکر کیا کہ یہ آیت منسوخ ہے اسے اس آیت نے منسوخ کیا ہے جو سورۂ انفال میں موجود ہے فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ (الانفال: 57)

امام ابن جریر اور امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ مشرک جب آپ کو اذیتیں دیتے تو آپ ان سے اعراض کرتے تھے۔ وہ حضور ﷺ کا مذاق اڑاتے اور آپ کو جھٹلاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ تمام مشرکوں سے جنگ کریں۔ پس یہ آیت منسوخ ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے تاریخ میں، ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت مجاہد سے لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ کی تفسیر نقل کی کہا وہ جو نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر انعام کیا ہے یا انعام نہیں کیا۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا

marfat.com
Marfat.com

مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اس آیت کو قتال والی آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن انباری رحمہما اللہ نے مصاحف میں حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ آیت اللہ تعالیٰ کے اس فرمان فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ (التوبہ:5) کے ساتھ منسوخ ہے۔

امام ابن عساکر نے حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنی لونڈی سے کہا: اگر اللہ تعالیٰ یہ نہ فرماتا قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا تو میں تمہیں دردناک سزا دیتا۔ اس نے عرض کی اللہ کی قسم! میں ان لوگوں میں سے ہوں جو ایام اللہ کی امید رکھتے ہیں، تو تجھے کیا ہے کہ آپ مجھے سزا نہیں دیتے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں کو معاف کر دینے کا حکم دیتا ہے جو ایام اللہ کی امید نہیں رکھتے، تو جو ایام اللہ کی امید رکھتے ہیں وہ بدرجہ اولیٰ اس کے مستحق ہیں جا تو آزاد ہے۔

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿16﴾ وَ اٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿17﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿18﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿19﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿20﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿21﴾ وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿22﴾

"اور بے شک ہم نے عطا فرمائی بنی اسرائیل کو کتاب، حکومت اور نبوت اور ہم نے ان کو پاکیزہ رزق دیا اور انہیں بزرگی دی (اپنے زمانے کے) اہل جہان پر۔ اور ہم نے انہیں دین کے معاملہ میں واضح دلائل دیے پس آپس میں انہوں نے جھگڑنا شروع نہیں کیا مگر اس کے بعد کہ انہیں (حقائق کا) صحیح علم آ گیا محض باہمی حسد وعناد کے

marfat.com
Marfat.com

باعث یقیناً آپ کا رب فیصلہ فرمائے گا ان کے درمیان قیامت کے دن جن باتوں میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ پھر ہم نے پختہ کر دیا آپ کو صحیح راہ پر دین کے معاملہ میں پس آپ اس کی پیروی کرتے رہیں اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں جو بے علم ہیں۔ یہ لوگ اللہ کے مقابلے میں آپ کو قطعاً کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔ بلاشبہ ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا دوست ہے۔ یہ بصیرت افروز باتیں ہیں سب لوگوں کے لیے اور (باعث) ہدایت و رحمت ہیں ان کے لیے جو یقین رکھتے ہیں۔ کیا خیال کر رکھا ہے ان لوگوں نے جو ارتکاب کرتے ہیں برائیوں کا کہ ہم بنا دیں گے انہیں ان لوگوں کی مانند جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے کہ یکساں ہو جائے ان (دونوں) کا جینا اور مرنا۔ بڑا غلط فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اور پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ تاکہ بدلہ دیا جائے ہر شخص کو جو اس نے کمایا اور ان پر (قطعاً) ظلم نہیں کیا جائے گا"۔

امام عبد بن حمید اور امام ابن منذر نے حضرت عکرمہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الْحُكْمَ سے مراد دانش ہے۔

امام ابن منذر نے امام ابن جریج رحمہما اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ شَرِيعَةٍ کا معنی طریقہ ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ عَلٰى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ کا معنی ہے کہ دین کے معاملہ میں ہدایت اور واضح دلیل پر۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ شَرِيعَةٍ سے مراد فرائض، حدود، امر اور نہی ہے۔

امام ابن مبارک، سعید بن منصور، ابن سعد، ابن ابی شیبہ، عبداللہ بن احمد رحمہم اللہ نے "زوائد زہد" میں اور طبرانی نے حضرت ابوالضحیٰ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت تمیم داری نے سورۂ جاثیہ کو پڑھا۔ جب وہ اس آیت پر پہنچے اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ تو اسے بار بار پڑھنے لگے اور رونے لگے یہاں تک کہ صبح ہو گئی جبکہ وہ اسی مقام پر تھے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے بشیر بن خثیم کے غلام تھے، سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت تمیم ملاحی نے نماز شروع کی تو اس آیت پر پہنچے اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ تو صبح تک اسی کو دہراتے رہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد سے سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ مومن دنیا اور آخرت میں مومن ہوتا ہے کافر دنیا و آخرت میں کافر ہوتا ہے۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾

marfat.com
Marfat.com

"ذرا اس کی طرف تو دیکھو جس نے بنا لیا اپنا خدا اپنی خواہش کو اور گمراہ کر دیا ہے اسے اللہ نے باوجود علم کے اور مہر لگا دی ہے اس کے کانوں اور اس کے دل پر اور ڈال دیا ہے اس کی آنکھوں پر پردہ۔ پس کون ہدایت دے سکتا ہے اسے اللہ کے بعد (لوگو!) کیا تم غور نہیں کرتے"۔

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم لالکائی رحمہم اللہ نے السنہ میں اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ کا مصداق کافر ہے جس نے اپنے لیے عمل کی راہ اللہ کی ہدایت اور برہان کے سوا کسی اور چیز کو بنا لیا ہے۔ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سابقہ علم کی بنا پر اسے گمراہ قرار دیا ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ وہ کسی چیز کی خواہش نہیں کرتا مگر اس پر عمل پیرا ہو جاتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں رکھتا۔

امام نسائی، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ عربوں میں سے ایک آدمی پتھر کی پوجا کرتا۔ جب وہ پہلے پتھر سے کوئی خوبصورت پتھر دیکھتا تو اسے لے لیتا اور دوسرے کو پھینک دیتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ۔

وَقَالُوۡا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنۡیَا نَمُوۡتُ وَنَحۡیَا وَمَا یُهۡلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهۡرُ ۚ وَمَا لَهُمۡ بِذٰلِكَ مِنۡ عِلۡمٍ ۚ اِنۡ هُمۡ اِلَّا یَظُنُّوۡنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ یُحۡیِیۡكُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُكُمۡ ثُمَّ یَجۡمَعُكُمۡ اِلٰى یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ لَا رَیۡبَ فِیۡهِ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾

"اور کہتے ہیں نہیں (کوئی دوسری) زندگی بجز ہماری دنیا کی زندگی کے (یہیں) ہم نے مرنا اور زندہ رہنا ہے اور نہیں فنا کرتا ہمیں مگر زمانہ۔ حالانکہ انہیں اس حقیقت کا کوئی علم نہیں۔ وہ محض ظن (وتخمین) سے کام لے رہے ہیں۔ اور جب پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ان کے سامنے ہماری روشن آیتیں تو (ان کے جواب میں) ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی بجز اس کے کہ وہ کہتے ہیں کہ لے آؤ ہمارے باپ دادا کو اگر تم سچے ہو۔ فرمایئے اللہ نے زندہ فرمایا ہے تمہیں پھر وہی مارے گا تمہیں پھر جمع کرے گا تمہیں روز قیامت جس میں ذرا شک نہیں لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے"۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ دور جاہلیت

marfat.com
Marfat.com

کے لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں رات اوردن ہلاک کردیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا وَ قَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَ نَحْیَا وَ مَا یُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ (الجاثیہ:24) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابن آدم مجھے اذیت پہنچاتا ہے، وہ زمانے کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں، میرے دست قدرت میں ہی سارے امور ہیں، رات اور دن کو میں بدلتا ہوں۔

امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، ابوداؤد، امام نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا زمانے کو گالی دے کر ابن آدم مجھے اذیت دیتا ہے، میں زمانہ ہوں، میرے ہاتھ میں سب معاملہ ہے، میں دن اور رات کو پھیرتا ہوں۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الدَّهْرُ سے مراد زمانہ ہے۔

امام ابن جریر اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انسان کو نہیں چاہیے کہ حادثات زمانہ کی وجہ سے زمانہ کو گالی دے کیونکہ میں زمانہ ہوں، میں رات اور دن کو بھیجتا ہوں۔ جب میں چاہتا ہوں تو ان دونوں کو قبض کر لیتا ہوں۔

امام ابن جریر اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے بندے سے قرض مانگا۔ اس نے مجھے نہ دیا اور میرے بندے نے مجھے گالی دی۔ وہ کہتا ہے و دھراہ جبکہ میں دہر (زمانہ کو پھیرنے والا) ہوں۔

وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یَوْمَىٕذٍ
یَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ تَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِیَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى
كِتٰبِهَا ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا یَنْطِقُ
عَلَیْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْمُبِیْنُ ﴿۳۰﴾ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ
فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا قِیْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ
السَّاعَةُ لَا رَیْبَ فِیْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِیْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا
وَّ مَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَ بَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا

marfat.com

Marfat.com

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَ قِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَ لَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۠ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٧﴾

''اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور جس روز برپا ہوگی قیامت اس روز سخت نقصان اٹھائیں گے باطل پرست۔ اور آپ دیکھیں گے ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل گرا ہوا۔ ہر گروہ کو بلایا جائے گا اس کے صحیفہ (عمل) کی طرف۔ (انہیں کہا جائے گا) آج تمہیں بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ یہ ہمارا نوشتہ ہے جو بولتا ہے تمہارے بارے میں سچ۔ ہم لکھ لیا کرتے تھے جو تم (دنیا میں) عمل کیا کرتے تھے۔ پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو انہیں ان کا رب اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا۔ یہی وہ روشن کامیابی ہے۔ اور جو لوگ کفر کرتے رہے (ان سے پوچھا جائے گا) کیا میری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت نہیں کی جاتی تھیں پھر تم (سن کر) تکبر کیا کرتے تھے اور تم لوگ (عادی) مجرم تھے اور جب (تمہیں) کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت (کے آنے) میں کوئی شک نہیں تو تم (بڑے غرور سے) کہتے ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے۔ ہمیں تو یونہی ایک گمان سا ہوتا ہے اور ہمیں اس پر (قطعاً) یقین نہیں۔ اور ظاہر ہو گئے ان کے لیے برے نتائج ان کے کرتوتوں کے اور (ہر طرف سے) گھیر لیا انہیں اس (عذاب) نے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اور (انہیں) کہہ دیا گیا آج ہم تمہیں فراموش کر دیں گے جس طرح تم نے فراموش کیے رکھا اپنے اس دن کی ملاقات کو اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔ یہ اس لیے کہ تم نے بنا رکھا تھا اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو مذاق اور فریب میں مبتلا کر دیا تھا تمہیں دنیوی زندگی نے۔ پس آج وہ نہیں نکالے جائیں گے آگ سے اور نہ انہیں توبہ کر کے اپنے رب کو راضی کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں سب تعریفیں جو رب ہے آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا (اور وہی) سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ اور فقط اسی کے لیے بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت والا، حکمت والا ہے''۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ آپ ایک قوم کے پاس سے گزرے جبکہ آپ نے سرخ رنگ کی ایک خوبصورت چادر زیب تن کی ہوئی تھی۔ قوم میں سے ایک آدمی نے کہا اگر میں

marfat.com
Marfat.com

اس کی چادر چھین لوں تو تمہارے پاس میرے لیے کیا انعام ہے؟ انہوں نے اس آدمی کے لیے ایک شی بطور انعام مقرر کر دی۔ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا اے ابوعبدالرحمٰن! تیری یہ چادر میری ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے تو اسے کل ہی خریدا ہے۔ اس آدمی نے کہا میں نے تو آپ کو بتا دیا ہے جبکہ آپ یہ پہن کر گناہ کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اس چادر کو اتارا تاکہ چادر اس آدمی کو دے دیں۔ وہ لوگ ہنسنے لگے۔ آپ نے پوچھا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ جھوٹا آدمی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کی طرف متوجہ ہوئے، فرمایا اے بھتیجے! کیا تو نہیں جانتا کہ موت تیرے سامنے ہے تو نہیں جانتا کہ وہ کب تیرے پاس آ پہنچے گی۔ صبح کے وقت یا شام کے وقت پھر قبر کا مسئلہ ہے اور منکر نکیر ہے۔ اس کے بعد قیامت ہے جس میں جھوٹے اور فضول لوگ نقصان میں ہوں گے۔ آپ نے ان لوگوں کو رلا دیا اور خود آگے چل دیے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عکرمہ سے جَاثِيَةً کا معنی متمیزہ نقل کیا ہے یعنی وہ جدا ہو گی۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ہر جماعت گھٹنوں کے بل گری ہو گی۔

امام سعید بن منصور، عبداللہ بن احمد نے زوائد زہد میں، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے بعث میں حضرت عبداللہ بن باباہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گویا میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم جہنم سے پہلے مٹی کے ایک ڈھیر پر گھٹنوں کے بل بیٹھے ہو۔ پھر سفیان نے یہ آیت پڑھی وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ہر امت اپنے نبی کے ساتھ ہو گی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ڈھیر پر آئیں گے۔ آپ تمام مخلوق سے بلند ہوں گے تو یہی مقام محمود ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت قتادہ سے كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ جانتے ہیں کہ ہر امت کو دوسری امت سے پہلے ایک قوم کو دوسری قوم سے پہلے اور ایک آدمی کو دوسرے آدمی سے پہلے بلایا جائے گا۔ ہمارے لیے یہ بات ذکر کی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ قیامت کے روز ہر امت کے لیے اس چیز کی ایک صورت بنائی جائے گی جس کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ چیز پتھر ہو، بت ہو، لکڑی ہو یا چوپایا۔ پھر اسے کہا جائے گا جو جس شے کی عبادت کرتا تھا اس کے پیچھے چلے تو ان میں سے سب سے آگے بت ہوں گے جو جہنم کی طرف ان کی قیادت کریں گے یہاں تک کہ وہ ان کو جہنم میں پھینک دیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اور اہل کتاب رہ جائیں گے۔ یہودیوں سے کہا جائے گا تم کس کی عبادت کرتے تھے۔ وہ کہیں گے ہم اللہ تعالیٰ اور حضرت عزیر کی عبادت کیا کرتے تھے۔ مگر ان میں سے تھوڑے افراد ہوں گے جو ایسا نہیں کرتے تھے۔ پھر انہیں کہا جائے گا جہاں تک عزیر کا تعلق ہے تو وہ تم میں سے نہیں اور نہ تم اس میں سے ہو۔ پھر انہیں بائیں جانب لے جایا جائے گا۔ وہ چلیں گے اور ٹھہرنے کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ پھر نصرانیوں کو بلایا جائے گا۔ انہیں کہا جائے گا تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ وہ عرض کریں گے ہم اللہ اور مسیح بن مریم کی عبادت کرتے ہیں۔ مگر ان میں سے کچھ ایسے نہ ہوں گے۔ انہیں کہا جائے گا جہاں تک مسیح کا تعلق ہے نہ وہ تم سے ہے اور نہ ہی تم اس سے ہو۔

marfat.com

Marfat.com

حضور ﷺ کی امت باقی رہ جائے گی۔ انہیں کہا جائے گا تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے ہم اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے تھے۔ ہم نے اس دن کے خوف کی وجہ سے دنیا سے جدائی اختیار کی تھی۔ مومنوں کو سجدہ کا حکم دیا جائے گا۔ مومن سجدہ کریں گے اور ہر منافق کو روک دیا جائے گا۔ منافق کی پشت سجدہ کرنے سے ٹوٹ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کے سجدہ کو اس کے لیے عار، ذلت، حسرت اور شرمندگی بنادے گا۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ هٰذَا كِتٰبُنَا سے مرادام الکتاب ہے جس میں بنی آدم کے اعمال ہوں گے۔ فرشتے انسانوں کے اعمال کو لکھیں گے۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا۔ پھر نون کو پیدا کیا وہ دوات ہے۔ پھر تختیوں کو پیدا کیا اس میں دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہوگا اس کو لکھا یہاں تک کہ دنیا مخلوق کے ساتھ اور عمل جو نیک اور بد کی طرف سے واقع ہوگا وہ فنا ہو جائے گا اور جو رزق حلال وحرام ہے اور جو تر اور خشک ہے اس کو لکھا۔ پھر ہر چیز پر یہ یہ چیزیں لازم کر دیں۔ دنیا میں اس کا بطور زندہ کے داخل ہونا، دنیا میں اس کا باقی رہنا کتنے عرصہ تک ہے اور کب فنا ہوگی۔ پھر اس کتاب کو فرشتوں کے سپرد کر دیا اور مخلوق کو فرشتوں کے سپرد کر دیا۔ مخلوق کے فرشتے اس کتاب کے فرشتوں کے پاس آتے ہیں۔ وہ اس چیز کو لکھتے ہیں جو دن اور رات میں تقسیم کی گئی ہوتی ہے۔ ان پر جن کے سپرد ہوتا ہے پھر وہ لوگوں کے پاس آئیں گے۔ اللہ کے حکم سے ان کی حفاظت کرتے ہیں اور انہیں اس چیز کی طرف ہانک کر لے جاتے ہیں جو اس تحریر سے ان کے پاس موجود ہوتی ہے۔ ایک آدمی اٹھا اس نے کہا اے ابن عباس! کیا تم عرب قوم نہیں ہو؟ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ کوئی شے بھی نہیں لکھی جاتی مگر کتاب سے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نون کو پیدا فرمایا اور وہ دوات ہے اور قلم کو پیدا فرمایا۔ اسے فرمایا لکھ۔ پوچھا کیا لکھوں؟ فرمایا قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے، نیک اور بد کا عمل اور تقسیم کیا گیا رزق، وہ حلال ہو یا حرام۔ پھر ہر چیز پر یہ امور لازم کر دیے۔ دنیا میں اس کا داخل ہونا، دنیا میں وہ کتنا عرصہ رہے گا۔ وہ اس دنیا سے کیسے نکلے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر نگہبان فرشتے مقرر کر دیے۔ اور کتاب پر خازن مقرر کر دیے جو اس کتاب کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ ان خازنوں سے اس دن کا عمل لکھ لیتے ہیں۔ جب وہ رزق ختم ہوتا ہے تو معاملہ منقطع ہو جاتا ہے اور اور اس دن کے عمل کا مطالبہ کرتے ہیں۔ خازن انہیں کہتے ہم تمہارے صاحب کے لیے اپنے ہاں کچھ نہیں پاتے۔ نگہبان فرشتے واپس لوٹتے ہیں۔ وہ ان لوگوں کو پاتے ہیں کہ وہ مر چکے ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کیا تم عرب قوم نہیں ہو؟ تم حفظہ (نگہبان) کو کہتے ہوئے سنتے تھے۔ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یہ لکھنا اصل (کتاب) سے ہی ہوتا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ بیشک اللہ کے کچھ فرشتے ہیں وہ ہر دن میں ایک چیز ہاتھ میں لیتے ہیں۔ اس میں انسانوں کے اعمال لکھتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا فرمایا۔ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیا۔ اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ اس نے دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہوگا وہ نیک کا عمل ہوگا یا فاجر کا وہ تر ہو یا خشک اسے لکھ لیا اسے اپنے ہاں ذکر (کتاب) میں شمار کر لیا۔ فرمایا اگر چاہو تو اسے پڑھو هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۚ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ یہ لکھنا ایسی چیز سے ہوتا ہے جس سے فراغت پالی گئی ہے۔

امام ابن مردویہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ نبی کریم ﷺ سے اس آیت اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ کی تفسیر میں روایت نقل کرتے ہیں کہ اہل دنیا کے اچھے اور برے اعمال ہیں جو آسمان سے ہر صبح وشام نازل ہوتے ہیں انسان کو اس دن یا رات میں جو مصیبت پہنچتی ہے جیسے وہ انسان جسے قتل کیا جاتا ہے۔ وہ انسان جو غرق ہوتا، وہ انسان جو غرق ہوتا ہے، وہ انسان جو چھت سے نیچے گرتا ہے، وہ جو پہاڑ سے لڑھکتا ہے، وہ جو کنویں میں گرتا ہے، وہ جو آگ کے ساتھ جلتا ہے، وہ ان سب چیزوں کو محفوظ کر لیتے ہیں۔ جب شام کا وقت ہوتا ہے اسے آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔ وہ اسی طرح پاتے ہیں جیسے آسمان میں ذکر حکیم میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے: نگہبان فرشتے ام الکتاب سے انسانوں کے اعمال لکھتے ہیں۔ انسان وہی کام کرتا ہے جو فرشتے نے ام الکتاب سے لکھا ہوتا ہے۔

امام ابن مردویہ اور ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اس کے ہاں ذکر (کتاب) میں ہر وہ چیز لکھ دی گئی ہے جو واقع ہونے والی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور آپ کی اولاد پر نگہبان فرشتے مقرر کر دیے ہیں۔ نگہبان فرشتے ذکر سے بندوں کے اعمال لکھتے ہیں۔ پھر اسی آیت کو پڑھا هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۚ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی ذمہ داری لگائی ہے کہ وہ رمضان میں لیلۃ القدر میں زمین میں سال بھر میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات اگلے سال تک لکھ لیں۔ وہ جمعرات کو اس کا اس لکھی ہوئی کتاب کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں جسے حفظہ لکھتے ہیں تو وہ حفظہ کے ہاتھوں لکھے ہوئے اعمال کو اس کتاب میں لکھے ہوئے اعمال کے موافق پاتے ہیں۔ اس میں کوئی زیادتی اور کمی نہیں ہوتی۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا کی یہ تفسیر نقل کی ہے تم نے میرا ذکر اور اطاعت چھوڑ دی ہے۔ اس طرح میں تمہیں چھوڑتا ہوں۔ فرمایا تم نے میرا ذکر اور اطاعت چھوڑ دی۔ اسی طرح میں تمہیں آگ میں چھوڑ دوں گا۔

امام ابن عساکر حضرت عمر بن ذر سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی جماعت اللہ کا ذکر کرنے کے لیے نہیں بیٹھتی مگر اتنی ہی تعداد میں ان کے ساتھ فرشتے بیٹھتے ہیں۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں تو یہ فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں تو یہ فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔ اگر وہ

marfat.com

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرتے ہیں تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرتے ہیں۔ اگر وہ بندے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں تو یہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔ پھر وہ اپنے رب کی طرف بلند ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ تو وہ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! زمین میں تیرے کچھ بندے تھے جنہوں نے تیرا ذکر کیا۔ تو ہم نے بھی تیرا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے پوچھا انہوں نے کیا کہا؟ فرشتوں نے عرض کی اے ہمارے رب! انہوں نے تیری حمد کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری ہی سب سے پہلے عبادت کی گئی اور میری ہی سب سے آخر میں حمد کی گئی کہ فرشتوں نے عرض کی انہوں نے تیری تسبیح کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری مدح میرے سوا کسی کو زیبا نہیں۔ انہوں نے کہا اے ہمارے رب! انہوں نے تیری کبریائی بیان کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آسمان اور زمین میں میرے لیے کبریائی ہے اور میں عزیز و حکیم ہوں۔ فرشتوں نے عرض کی انہوں نے مغفرت طلب کی تھی۔ فرمایا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔

امام ابن مردویہ اور بیہقی رحمہما اللہ شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ اسے مرفوع ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے تین کپڑے ہیں اس نے عزت کو ازار بنایا، رحمت کو سراویل بنایا اور کبریائی کو ردا بنایا تو جو آدمی اپنے آپ کو عزیز خیال کرے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عزت سے نوازا ہو تو وہ وہی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ذُقۡ ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡكَرِيۡمُ ﴿۴۹﴾ (الدخان) جو آدمی رحم کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتا ہے اور جو تکبر کرے تو اس نے اللہ تعالیٰ سے اس بات میں جھگڑا کیا جو صرف اللہ تعالیٰ کو زیبا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو آدمی مجھ سے جھگڑا کرے میرے لیے زیبا نہیں کہ میں اسے جنت میں داخل کروں۔

ابن ابی شیبہ، امام مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن مردویہ اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: کبریائی میری رداء (اوپر اوڑھنے والی چادر) ہے، عظمت میری ازار (تہہ بند) ہے، جو آدمی بھی مجھ سے ان میں سے کوئی چھیننے کی کوشش کرے میں اسے جہنم میں پھینک دیتا ہوں۔ واللہ اعلم۔

الحمد للہ رب العالمین

درمنثور کی جلد پنجم کا اختتام آج مورخہ 22 ستمبر 2003ء بروز پیر رات گیارہ بجے ہوا۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے یہ ترجمہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائی۔

حضور پرنور ﷺ کو وسیلہ پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور التجاء کرتا ہوں کہ وہ میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ اقدس میں مقبول و منظور فرمائے اور صحت و سلامتی کے ساتھ اپنے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ میرے صغیرہ و کبیرہ گناہوں کو بخش دے۔ میرے اساتذہ کرام، والدین کریمین اور دوست و احباب کی مغفرت فرمائے اور انہیں بلند مقام عطا فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبہ الکریم

محمد بوستان عفی عنہ

marfat.com

Marfat.com